بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہاد وقتال کے شرعی احکام اور بین الاقوامی قانون

[محمد مشتاق احمد کی تصنیف ''جہاد، مزاحمت اور بغاوت: اسلامی شریعت اور بین الاقوامی قانون کی روشنی میں'' کے پیش لفظ کے طور پر لکھا گیا۔]

نحمده تبارك وتعالىٰ ونصلي ونسلم علىٰ رسوله الكريم وعلىٰ آله واصحابه واتباعه اجمعين۔

جہاد آج کے دور میں نہ صرف مغرب اور مسلمانوں کے درمیان تعلقات بلکہ گلوبلائزیشن کی طرف تیزی سے بڑھتے ہوئے عالمی ماحول کے حوالے سے بھی غالباً سب سے زیادہ زیر بحث آنے والا موضوع ہے جس پر مختلف حلقوں میں اور مختلف سطحوں پر بحث ومباحثہ کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ بحث اگرچہ نئی نہیں ہے اور صدیوں سے اس کے متنوع پہلوؤں پر مثبت اور منفی طور پر گفتگو ہو رہی ہے، لیکن دوسری جنگ عظیم کے بعد جب سے اقوام عالم نے مل کر اقوام متحدہ کے نام سے ایک بین الاقوامی فورم تشکیل دیا ہے اور سوسائٹی کے متعدد دیگر شعبوں کے ساتھ ساتھ جنگ وقتال کے معاملات کو بھی ایک بین الاقوامی نظام کے دائرے میں لانے کی طرف پیش رفت کی ہے، تب سے دنیا میں اسلام کے غلبہ، اسلامی ممالک میں شریعت اسلامیہ کے احکام وقوانین کے نفاذ، غیر مسلم ممالک واقوام کے ساتھ مسلمانوں کے تعلقات اور جہاد اسلامی کے اہداف اور حدود کار کے بارے میں بحث ومباحثہ نے بھی شدت اختیار کر لی ہے اور اس کے دائرے میں مزید تنوع اور وسعت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔

ایک طرف ایک منظّم عالمی نظام ہے جسے دنیا کے اکثر ممالک کی حمایت اور پشت پناہی حاصل ہے اور اس بین الاقوامی چھتری کے نیچے بین الاقوامی قوانین، عالمی معاہدات اور معاملات کا ایک مربوط سسٹم موجود ومتحرک ہے جسے مسلم دنیا کی کم وبیش سب حکومتیں تسلیم کرتی ہیں، جبکہ دوسری طرف عالم اسلام کے وہ دینی، فکری اور علمی حلقے ہیں جو دنیا پر اسلام کے غلبہ اور مسلم معاشروں میں اسلامی شریعت کے نفاذ وترویج کے لیے کوشاں ہیں اور پورے خلوص کے ساتھ اس کے لیے ہر نوع کی قربانی پیش کرتے چلے جا رہے ہیں۔ انھیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ آج کی عالمی صورت حال کیا ہے؟ زمینی حقائق کا منظر کیا ہے؟ ان کی جنگ کس کس سے ہے؟ اور اس بین الاقوامی نیٹ ورک کو چیلنج کرتے ہوئے یا کسی حد تک اس کے دائرے میں رہتے ہوئے ان کے پاس اپنے اہداف ومقاصد حاصل کرنے کے عملی امکانات کیا ہیں؟ ان سب سوالات سے بے نیاز ہو کر وہ اپنی ایمانی قوت اور میسر وسائل کے سہارے اسلام کی بالادستی اور نظام شریعت کے نفاذ کے لیے مسلسل سرگرم عمل ہیں۔

آج کے زمینی حقائق اور معروضی سوالات میں ایک بہت بڑا بلکہ شاید سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ دنیا میں کسی بھی جگہ جہاد کی بات ہو یا نفاذ شریعت کا تقاضا ہو، مسلمانوں کے خلاف سب سے اہم حوالہ بین الاقوامی قوانین، انسانی حقوق اور گلوبلائزیشن کے تقاضوں کا پیش کیا جاتا ہے اور ان کے خلاف سب سے بڑی چارج شیٹ یہی ہے کہ وہ ان تینوں کی خلاف ورزی کر رہے ہیں، بین الاقوامی نظام ومعاہدات میں شریک ہونے کے باوجود عملی طور پر ان کے ساتھ چلنے کے لیے تیار نہیں ہیں اور اس سے انحراف کے راستے تلاش کرتے رہتے ہیں۔

ان حالات میں اس بات کی ایک عرصہ سے شدت کے ساتھ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ مروجہ بین الاقوامی نظام وقوانین کا تفصیل کے ساتھ مطالعہ کیا جائے، اسلامی احکام وقوانین کے ساتھ ان کا تقابلی جائزہ لیا جائے، جہاں جہاں دونوں کا اتفاق ہے، ان جگہوں کی نشان دہی کی جائے، جن امور پر ٹکراؤ اور تضاد ہے، ان کا بھی تعین کیا جائے، پھر ٹھنڈے دل ودماغ کے ساتھ شرعی اصولوں کی روشنی میں انھیں قبول یا رد کرنے اور ان سے نمٹنے کی حکمت عملی تجویز کی جائے اور یہ بحث جذباتیت یا عمل اور رد عمل کی نفسیات سے ہٹ کر خالصتاً علمی اور فقہی بنیادوں پر ہو۔

میں خود اس مضمون کا قدیمی طالب علم ہوں، اس کے کسی بھی پہلو پا جو چیز مجھے اردو یا عربی میں میسر آتی ہے، اس کا مطالعہ کرتا ہوں، جہاں موقع ملے تحریری یا تقریری طور پر اس پر اظہار خیال بھی کرتا ہوں اور اب تک سینکڑوں مضامین اس حوالے سے سپرد قلم کر چکا ہوں، لیکن میری کچھ کمزوریاں ہیں جو ہر وقت میرے سامنے رہتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ میں انگریزی سے نابلد ہوں جو بین الاقوامی قوانین کے اصل مآخذ تک رسائی کے لیے ضروری ہے، میرا ذہن صرف اصولوں کے استنباط وتعین اور کسی حد تک ان کی تطبیق کے دائروں تک محدود رہتا ہے جبکہ جزئیات وتفصیلات تک رسائی اس کے لیے شجر ممنوعہ کی حیثیت رکھتی ہے، اور مطالعہ کا وہ تسلسل، تنوع اور وسعت مصروفیت اور مزاج دونوں حوالوں سے میرے بس کی بات نہیں جو اس کام کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ اس لیے ایک مدت سے یہ خواہش رہی ہے اور اس کے لیے دعا گو رہا ہوں کہ کوئی ایسا صاحب علم سامنے آئے جو اسلامی شریعت اور مروجہ بین الاقوامی نظام وقوانین پر یکساں دسترس رکھتا ہو، مغز کھپائی کرنے والا ہو، مطالعہ وتحقیق کے ذوق سے پوری طرح بہرہ ور ہو اور محنت ومشقت کے تقاضے بھی پورے کر سکے۔

محترم پروفیسر مشتاق احمد صاحب کے مضامین جب سے ''الشریعہ'' میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں، میری نظریں ان پر لگی ہوئی ہیں اور میں اس موقع کی تلاش میں تھا کہ ان سے اس مقصد کے لیے گزارش کر سکوں کہ میرے وجدان کے مطابق شاید قدرت نے اس کام کے لیے ان کا انتخاب کر لیا ہے، اس لیے وہ تنہا یا دوستوں کی ٹیم کی صورت میں اس کام کا بیڑا اٹھائیں اور امت مسلمہ کی اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ ہم فقیروں کا دل بھی خوش کر دیں۔

'الشریعۃ' میں شائع ہونے والے ان کے مضامین تو نظر سے گزرتے رہے ہیں، لیکن گزشتہ روز عزیزم حافظ محمد عمار خان ناصر سلمہ نے محترم پروفیسر مشتاق احمد کی زیر نظر کتاب کے مسودہ کے بارے میں بتایا اور میں نے اس کے مقدمہ کے ساتھ ساتھ مضامین کی فہرست پر ایک نظر ڈالی تو محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً عرض کر رہا ہوں کہ دل خوشی سے باغ باغ ہو گیا اور زبان 'ذلك ما كنا نبغ' کا ورد کرنے لگی۔

میں بحمد اللہ تعالیٰ غلبہ اسلام اور نفاذ شریعت کے شعوری کارکنوں میں سے ہوں مگر دیکھ رہا ہوں کہ اس مقدس مشن کے کارکنوں

کو جدوجہد اور تگ وتاز کے دوران موجودہ بین الاقوامی نظام وقوانین کے بنائے ہوئے بریکروں سے قدم قدم پر واسطہ پڑتا ہے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پہلے سے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اچانک بریکر سامنے آنے پر گاڑی اس زور سے اچھلتی ہے کہ انجن کے ساتھ ساتھ سواریوں کا انجر پنجر بھی ہل کر رہ جاتا ہے۔ محترم پروفیسر مشتاق احمد صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے میری ایک دیرینہ خواہش اور امت مسلمہ کی ایک انتہائی اہم ضرورت کی تکمیل کی طرف قدم بڑھایا ہے اور دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت انھیں اس کاوش پر جزائے خیر سے نوازتے ہوئے اسے دینی جدوجہد کے راہ نماؤں اور کارکنوں کے لیے راہ نمائی کا ذریعہ بنائیں اور قبولیت وثمرات سے بہرہ ور فرمائیں۔ آمین یارب العالمین۔

”جہاد، مزاحمت اور بغاوت

اسلامی شریعت اور بین الاقوامی قانون کی روشنی میں“

اہم مباحث کے عنوانات

o شریعت کے مستقل اور غیر مستقل احکام o دار الاسلام اور دار الحرب کی تقسیم o اسلامی ریاست اور دار الاسلام o بین الاقوامی قانون کی حجیت کا مسئلہ o بین الاقوامی قانون میں جنگ کا جواز o فریضۂ دفاع کی وسعت اور اعانت کی حدود o اذن امام اور استطاعت کی بحث o غیر مسلموں کے ساتھ امن معاہدات o جنگی آداب کے متعلق بین الاقوامی قانون o جنگی آداب کے لئے معاہدات کی حجیت o جنگی آداب کے متعلق قواعد عامہ o مقاتلین اور غیر مقاتلین میں تمیز کا مسئلہ o عہد شکنی کی ممانعت اور جنگی چال کی اجازت o قیدیوں کے متعلق قانون o خودکش حملوں کی شرعی حیثیت o دہشت گردی: قانون اور شریعت کی روشنی میں o خانہ جنگی اور بغاوت کے متعلق بین الاقوامی قانون o خروج کی شرعی حیثیت o دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ کی قانونی حیثیت o لال مسجد کا سانحہ اور حنفی فقہ

تصنیف: **محمد مشتاق احمد**

(اسسٹنٹ پروفیسر قانون، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد)

صفحات: ۷۰۰۔ قیمت: ۵۰۰ روپے

ناشر: الشریعہ اکادمی، ہاشمی کالونی، کنگنی والا، گوجرانوالہ (03344458256)